جینٹک مسئلہ؟ کیا خدا کو معلوم نہ تھا؟2

تحریر: سمیع اللہ ابراہیم......برمنگھم

برمنگھم کے مولانا ضیاء الحسن صاحب کے اس سوال کا جواب دینا تو آسان بات نہیں ہے کہ ''جینٹک مسئلہ؟ کیا خدا کو معلوم نہ تھا؟ میں ایک عام سا مسلمان ہوں، میرا عقیدہ ہے کہ خدائے بزرگ و برتر کو ازل سے ابد تک ہر لمحے اور ہر ذرے کا علم ہے وہ ظاہر اور چھپی ہوئی ہر بات اور ہر راز کو جانتا ہے کیوں کہ وہ خالق کائنات ہے۔ لیکن جینٹک مسئلہ (ماں کے پیٹ کے اندر ہی بچے کا مرد یا عورت بننے کی بجائے اس کی جنس (sex) میں خلل پیدا ہو جانا) اور اس کے آرگنز (Organs) کا جھکاؤ کبھی مرد یا کبھی عورت کی جانب ہونا، انسانی تاریخ کا ایک قدیم اور حقیقی مسئلہ ہے۔

چند ماہ قبل ہمارے چیف جسٹس افتخار احمد چوہدری صاحب نے ایسی ہی وجوہات سے پیدا ہونے والے ''کھسروں'' (ہجڑوں) کو بطور ''ہجڑی'' یا ''ہجڑا'' کی جنس شناخت کو تسلیم کرتے ہوئے سپریم کورٹ کی جانب سے ''نادرا'' کو حکم دیا ہے کہ نادرا تمام ہجڑوں (خواجہ سراؤں) کی رجسٹریشن کرے اور ان کا ڈیٹا بیس بنائے اس طرح خواجہ سراؤں کو ان کی اہلیت کے مطابق ملازمتیں مل سکیں گی وہ ووٹ دے سکیں گے، الیکشن لڑ سکیں گے کاروبار کر سکیں گے اور اپنے والدین سے جائیدادوں میں اپنے حق بھی لے سکیں گے۔ مولانا ضیاء صاحب جب پیدا ہوئے ہوں گے تو ہو سکتا ہے ان کی پیدائش کی خوشی میں بھی کھسرے (خواجہ سرا) تالیاں بجاتے اور گانے گاتے مبارک دینے اور ودھائی (بخشیش) لینے آئے ہونگے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس موقع پر انہیں برا بھلا کہہ کر نکال دیا گیا ہو اور وہ ہنستے کھیلتے کسی دوسرے گھر چلے گئے ہوں۔

لیکن خواجہ سرا ہمیشہ سے اس دنیا میں موجود ہیں یہ لوگ ہمیشہ سے مظلوم محکوم اور نام نہاد تہذیبوں اور معاشروں کے ظلم اور خاص طور پر جنسی مظالم کا شکار رہی ہے۔ جدید جمہوری اور مہذب ملکوں میں بھی اب کہیں جا کر جنسی خلل سے پیدا ہونے والے لاکھوں لوگوں کی ویلفیئر فلاح و بہبود اور خصوصی حقوق پر توجہ دی گئی ہے۔

جہاں تک ہمارے اپنے ملک پاکستان کا تعلق ہے وہاں تو اب تک 90 فیصد عورتوں اور مردوں کو حقوق حاصل نہیں ہیں جب عوام طاقتور اور مضبوط ہوں گے جمہوریت چل پڑے گی تو پھر شاید پاکستانی خواجہ سراؤں کو بھی حقوق اور تحفظ حاصل ہوں گے۔ تاہم سپریم کورٹ اور خاص طور پر چیف صاحب کی توجہ اور احکامات قابل تحسین ہیں۔ خدا مولانا صاحب کو خوش رکھے شاید انہیں علم ہوگا کہ غریب ملکوں خصوصاً ایشیائی اور افریقی ملکوں اور پاکستان میں بھی جنسی بے راہ روی اور غیر محفوظ جنسی تعلقات سے ''ایڈز'' اور دیگر مہلک بیماریاں ایک بڑا مسئلہ ہے۔ حتیٰ کہ متحدہ عرب امارت اور سعودی عرب جیسے ملکوں میں بھی ایڈز ایک تشویشناک مسئلہ ہے۔ ہمارے اکثر مذہبی رہنما یا تو ان مسائل کی حقیقت کو سرے سے سمجھتے ہی نہیں یا مانتے نہیں، اور مسائل کا حل نکالنے کی بجائے انہیں قالین کے نیچے دبانے اور بلی کو دیکھ کر آنکھیں بند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مولانا ضیاء صاحب ''اغلام بازی''''لواطت'' اور ''ہم جنسیت'' کے حوالے سے جو باتیں مذہبی نقطہ نظر سے کی ہیں یہ باتیں تو ہر معاشرے اور ملک میں ویسے بھی سنگین جرائم میں

شامل ہیں۔ آپ کو علم ہوگا کہ برطانیہ میں پیڈوفائلز (Peadophiles) اغلام بازی اور چائلڈ میلسٹرنگ (Childmolestering) نا قابل معافی اور سخت سزاؤں والے جرائم ہیں اور برطانیہ کی جیلوں میں ایسے ہزاروں مجرم طویل سزائیں کاٹ رہے ہیں اور جب تک زندہ ہیں وہ ایک (اغلام باز) یا چائلڈ میلسٹرنگ کے طور پر پولیس کی نگرانی میں رہتے ہیں ان کی سماجی اور خاندانی زندگی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہے لیکن یہ کس قدر دکھ اور شرم کی بات ہے کہ ہمارے اپنے آبائی ملکوں میں ایسے لوگ دندناتے پھرتے ہیں ان کے خلاف نہ پولیس کچھ کرتی ہے نہ معاشرہ تڑپتا ہے نہ ہمارے محترم مولوی صاحبان کبھی کوئی تحریک چلاتے ہیں۔

مولانا ضیاء صاحب کو شائد علم نہیں ہے کہ معاشرے میں خواجہ سراؤں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ ہمارے آبائی ملک پاکستان میں بھی لاکھوں ہجڑے اور کھسرے دردر کی ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ کبھی پولیس کبھی جرائم پیشہ بدکرداروں، کبھی معاشرے کے نام نہاد شریفوں اور رہنماؤں کے جنسی مظالم کا شکار ہوتے ہیں۔ پاکستان اور بھارت کے علاوہ دیگر ایشیائی ملکوں میں بھی عدم تحفظ، سماجی منافقت، ریاکاری اور اشرافیہ کے دوھرے معیار سے عاجز آ کر جنسی بیماریوں اور حملوں سے بچنے کے لئے وہ جوڑوں کی شکل میں رہنے کی کوشش کرتے ہیں اور رہتے بھی ہیں۔

اگر برطانیہ نے ایک سماجی اور دنیاوی سوچ کے مطابق ایسے لوگوں کو ایک ساتھ رہنے اور جوڑے بنکر رہنے کا قانون بنا دیا ہے تو اس میں کون سی قیامت آئی ہے۔ کیا برطانیہ کے دیگر قوانین کسی مذہب یا دینی سوچ کے مطابق ہیں؟ مولانا کی تشویش سے تو ایسا لگتا ہے جیسے یہ برطانوی قانون سارے اسلامی ملکوں کے لئے بھی بنا دیا گیا ہے۔ میرے ذاتی خیال میں تو ایسے قوانین ہر جگہ بننے چاہیں تا کہ ہر ملک اور ہر معاشرے کو جنسی بے راہ روی، جنسی جرائم، ایڈز اور دیگر خطرناک بیماریوں سے محفوظ رکھا جا سکے۔ اور ایک زندہ حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے لاکھوں انسانوں کے وجود کا انکار کرنے کی بجائے آنکھیں کھول کر ان کے بارے میں مثبت، تعمیری اور دیانتدارانہ طرز عمل اپنایا جائے۔

جاتے جاتے محترم مولانا صاحب سے ایک گزارش!

حضرت! آپ جیسے باعزت اور بااثر بزرگوں کی باتیں لوگ مانتے ہیں، برطانیہ میں ایک صاحب 30 سال سے بے اولادوں کو بیٹے عطا کر رہے ہیں حالانکہ وہ خود بھی ہمیشہ سے بے اولاد ہیں اور صاحب اولاد ہونے کے لئے ہر کوشش کر چکے ہیں۔ کیا آپ اپنے عقیدت مندوں اور مقتدیوں کو یہ بتانا پسند کریں گے کہ جدید سائنسی تحقیقات اور ظاہر ہے اللہ کی مرضی اور منشاء کے مطابق بچہ پیدا کرنے اور پھر بیٹی یا بیٹا پیدا کرنے کا سارا دارومدار صرف مرد کو عطا کردہ ہارمونز (Hormones) پر ہے، عورت کو اللہ نے (x) ایکس ہارمونز اور مرد کو اللہ نے (x,y) ایکس اور وائی دو ہارمونز عطا کر رکھے ہیں، مرد اور